اخبار احمدیہ

لاہور ۲۱ر دسمبر۔ محترم نواب محمد عبد اللہ خان صاحب کی طبیعت آج دوپہر سے خراب ہے۔ دل میں بہت کمزوری محسوس ہو رہی ہے۔ احباب دعا کریں۔ اور محترمہ بیگم صاحبہ کی چھوٹی بچی بہت تیز بخار سے ۴-۵ دن سے علیل ہے۔ احباب اس کے لئے بھی دعا فرمائیں۔

کیپٹن فیض واقعی اسی برگشتہ قسمت طیارے میں سوار تھے

جائے حادثہ پر ان کا پاسپورٹ اور پرواز کا لائسنس ملا

کراچی ۲۱ر دسمبر۔ آج پاک ایر کے تباہ ہونے والے طیارے کے سلسلے میں تحقیقاتی عدالت نے دس گواہوں کی شہادت قلمبند کی۔ اور یہ معاملہ زیر بحث رہا۔ کہ کیا واقعی کیپٹن فیض اسی برگشتہ قسمت جہاز میں سوار تھا یا نہیں۔ پاک ایر کے لاہور میں مقیم تین ملازموں نے یہ بیان کیا۔ کہ ۱۲ر دسمبر کو کیپٹن فیض ہوائی اڈے کے نزدیک کہیں نہیں دیکھے گئے۔ اور ان کی دانست میں وہ جہاز پر سوار نہیں ہوئے۔ لیکن اس کے برعکس کیپٹن فیض کے بھائی مسٹر فضل احمد نے ۱۳ر دسمبر کا ایک تار پیش کیا۔ جو اس مضمون کا حامل تھا۔ کہ وہ واقعی جہاز پر سوار ہو گئے ہیں۔ انہوں نے پاک ایر کے ڈائرکٹر کیپٹن میکارتھی کا ایک تعزیتی خط محررہ ۱۴ر دسمبر بھی پیش کیا۔ جس میں کیپٹن موصوف کی وفات پر افسوس کا اظہار کیا گیا تھا۔ کیپٹن میکارتھی نے بیان کیا۔ کہ واقعی ۱۴ر دسمبر کو جب ڈاکٹر ڈرخم کے لئے پر تسلی ہو گئی۔ کہ کیپٹن فیض کی لاش پہچان لی گئی ہے۔ تو انہوں نے اسکی بیوی کے نام تعزیتی خط لکھا۔ آپ نے کہا لاہور کے دفتر نے جو اطلاعات ہم پہنچائیں۔ ان سے یہ معلوم نہیں ہوتا تھا۔ کہ وہ اس جہاز پر سوار ہوئے ہیں یا نہیں۔ اسسٹنٹ ایر ورڈریم افسر مسٹر صفوی نے بیان کیا۔ کہ انہوں نے خود ۱۳ر دسمبر کو جائے حادثہ پر کیپٹن فیض کی نعش شناخت کی ہے۔ پولیس کو جائے حادثہ پر ان کا پاسپورٹ اور پرواز کا لائسنس بھی ملا ہے۔ اس کے علاوہ پاک ایر کے انجینئر مسٹر یعقوب نے بیان کیا کہ طیارہ وہاں دوسرے ۵ بجکر ۵۰ منٹ پر آیا تھا۔ اور لاہور میں انجن چیک نہیں کیا گیا تھا۔ ایک اور گواہ نے بیان کیا۔ کہ جب طیارہ لاہور سے ۵ میل کے فاصلے پر تھا۔ لاہور ریڈیو...

۲۷ دسمبر ۱۹۴۹ء کو انڈونیشیا کامل آزاد ہوجائیگا اس دن پاکستان میں عام تعطیل ہوگی

جوگجاکارتا ۲۱ر دسمبر۔ آج انڈونیشیا کی خود مختاری یقینی ہو گئی ہے ہالینڈ کی ایوان بالا نے اس بل کی منظوری دیدی۔ جس کی رو سے جمہوریہ کو اختیارات خود مختاری منتقل ہونگے۔ یاد رہے کہ ایوان زیریں نے اس بل کی منظوری گذشتہ ہفتے میں دے دی تھی۔ اب صرف ملکہ جولیانا کے دستخط باقی ہیں۔ جو منگل کو ثبت کئے جائیں گے۔ ڈچ فوجوں کا بڑا حصہ نکل چکا ہے۔ اور اب صرف ساحلی چھاؤنیوں میں مقیم ہے۔ ایوان بالا میں انڈونیشیا کے حق میں ۳۴ ووٹ آئے اور مخالفت میں ۱۵۔ گویا اسے ضروری دو تہائی اکثریت حاصل ہو گئی۔ حکومت پاکستان نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ انڈونیشی حکومت اور عوام سے دوستی اور خیر سگالی کے جذبات کے اظہار کے طور پر ۲۷ر دسمبر کو پاکستان بھر میں تعطیل منائی جائے۔ اس دن سرکاری عمارتوں پر دونوں ملکوں کے جھنڈے لہراتے رہیں گے۔ یہ بھی معلوم ہوا ہے۔ کہ انڈونیشیا کی نئی حکومت نے ملک کی اقتصادی۔ ثقافتی اور زرعی حالت کو بہتر بنانے کے لئے سات نکات کا ایک پروگرام تیار کیا ہے۔ اس پروگرام کے مطابق ملک کے تمام ذرائع اور وسائل کو استعمال کیا جائے گا۔

لیک سیکسس ۲۱ر دسمبر۔ آج سلامتی کونسل کے صدر نے مسئلہ کشمیر پر پاکستان اور ہندوستان کے وفدوں سے پھر ملاقات کی آپ نے اتحادی قوموں کے کشمیر کمیشن کے ارکان سے بھی بات چیت کی۔ آپ نے اس بات کا اظہار کیا۔ کہ ان کی دونوں ملکوں کے نمائندوں سے علیحدہ علیحدہ بات چیت کرسمس سے پہلے ختم ہو جائیگی۔

اگر کولیشن وزارت نہ بنی تو انتہا پسندوں کے ہاتھ مضبوط ہو جائیں گے

مصر کو آل پارٹی حکومت کی ضرورت ہے

لنڈن ۲۱ر دسمبر۔ روزنامہ مانچسٹر گارڈین کے نمائندہ خصوصی مقیم مصر نے اپنے ایک مقالہ میں مصر کی ثقافتی۔ سیاسی اور تمدنی صورت حالات پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے۔ کہ مصر کے آئندہ انتخابات کا نتیجہ خواہ کچھ ہی ہو۔ مصر کو موجودہ دقتوں سے عہدہ برآ ہونے کے لئے آل پارٹی حکومت کی سخت ضرورت ہے۔ بعض لوگوں کی رائے ہے۔ کہ اگر وفد کو فتح ہوئی۔ اور اکثریت نے اس کا ساتھ دیا۔ تو وہ دوسری جماعتوں سے ہرگز تعاون نہیں کرے گی۔ ایک قیاس یہ بھی ہے۔ کہ اگر وفد پارٹی کولیشن کے خلاف رہی۔ تو دائیں اور بائیں بازوؤں کے انتہا پسندوں کے ہاتھ مضبوط ہو جائیں گے۔ نامہ نگار مذکور رقمطراز ہے۔ کہ مصر آج بھی مادی اور اخلاقی لحاظ سے عرب کا رہنما ہے۔ اور وہاں کے آئندہ انتخابات کا نتیجہ مشرق وسطیٰ کی سیاسیات میں نمایاں تغیرات کا باعث ہوگا۔ آپ کا کہنا ہے کہ اگر وفد پارٹی نے اخوان المسلمون سے تعاون کی پالیسی اختیار کی۔ تو اس کے حق میں بہتر ہوگا۔ کیونکہ اس وقت عام رجحانات کا سیاسی توازن بھی کچھ انہی کی جانب مائل ہے۔ (سٹار)

لنکا میں دولت مشترکہ کے وزرائے خارجہ کا اجتماع

بین الاقوامی حالات پر تبصرہ

لنڈن (ریڈیو سے) ۲۱ر دسمبر۔ جیسا کہ پہلے اعلان ہو چکا ہے۔ لنکا میں کامن ویلتھ کے وزرائے خارجہ کا جو اجلاس امور خارجہ پر غور کرنے کے لئے بلایا جا رہا ہے۔ اس میں برطانوی وفد کی رہنمائی وزیر خارجہ مسٹر ارنسٹ بیون کریں گے۔ لنکا کی حکومت کی بلائی ہوئی یہ کانفرنس ۹ر جنوری کو شروع ہوگی۔ مسٹر بیون کے ساتھ وزیر تعلقات دولت مشترکہ مسٹر میلکم میکڈانلڈ اور لنکا میں مقیم برطانوی ہائی کمشنر سر والٹر ہاچکسن کے علاوہ وزارت تعلقات دولت مشترکہ۔ وزارت خزانہ اور وزارت تجارت کے مشیران بھی شریک ہوں گے۔ یاد رہے۔ کہ جب پچھلے سال اکتوبر میں لنڈن کے مقام پر کامن ویلتھ کے وزرائے اعظم کا اجتماع ہوا تھا۔ تو اسی میں سفارش کی گئی کہ ایسی کانفرنسوں کے درمیانی وقفوں میں کامن ویلتھ کے دوسرے وزراء کے اجتماع بھی ہوتے رہیں۔ اسی پالیسی کے ماتحت کامن ویلتھ کے وزرائے خزانہ کی ایک کانفرنس اسی سال لنڈن میں جولائی کے مہینے میں منعقد ہوئی۔ کولمبو کے اجلاس کا مقصد یہ ہے۔ کہ وسیع معاشی پہلوؤں سمیت عام بین الاقوامی حالت پر تبصرہ کیا جائے۔ (ب۔ و۔ س)

کشمیری مہاجرین کے لئے اونی کوٹ

کراچی ۲۱ر دسمبر۔ بیگم لیاقت علی خان نے کشمیری مہاجرین کے لئے ایک لاکھ روپے کی مالیت کے اونی کوٹ پاکستانی فوجوں کے کمانڈر انچیف جنرل سر ڈگلس گریسی کو ارسال کئے ہیں۔ کوٹوں کی دو ویگنیں بھر کر راولپنڈی کو بھیجی گئی ہیں۔ یہ کوٹ فوج تقسیم کرے گی۔

افسر خزانہ تحصیلدار بنا دیا گیا

پشاور ۲۱ر دسمبر۔ سابق افسر خزانہ کوہاٹ خواجہ محمد خاں کو معزول کر کے تحصیلدار بنا دیا گیا ہے۔ اور انکی تنخواہ میں پچاس روپے ماہوار کی کمی کر دی گئی ہے۔ یاد رہے انہیں بعض الزامات کے سلسلے میں معطل کر کے ان کے خلاف سرکاری طور پر تحقیقات کی گئی تھی۔ جس کے نتیجہ میں ان کا تنزل کیا گیا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ویسٹ پنجاب پرنٹنگ پریس موہن لال روڈ لاہور سے طبع کرا کر ۳ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا۔ ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی۔

مبلغین اور سیکرٹریان تبلیغ کی کانفرنس

جلسہ سالانہ پر چونکہ ہر جماعت کے نمائندگان تشریف لاتے ہیں۔ اس لئے تجویز کی گئی ہے کہ ۲۷ دسمبر بروز منگل بعد نماز مغرب جلسہ گاہ میں تبلیغی کانفرنس منعقد کی جائے اس کانفرنس میں تبلیغ کو وسیع کرنے پر غور ہوگا۔ تمام سیکرٹریان تبلیغ اور مبلغین سے استدعا ہے۔ کہ وہ اس کانفرنس میں ضرور شریک ہوں۔ ایجنڈا یہ ہے کہ تبلیغ کو کس طرح وسیع اور مؤثر بنایا جائے۔ اگر کسی جگہ کے سیکرٹریان تبلیغ شامل نہ ہو رہے ہوں۔ تو وہ اپنی جماعت کے کسی عہدہ دار کو جو جلسہ میں شامل ہو۔ اپنی طرف سے نمائندہ بنا سکتے ہیں۔ افراد کی طرف سے تحریری تجاویز بھی قابل قبول ہونگی۔ اور اس اجلاس میں پیش ہو جائیں گی۔ (ناظر دعوۃ و تبلیغ)

جلسہ سالانہ — اور — خدام الاحمدیہ

تین دن کے لئے خیموں میں رہائش

ہمارا جلسہ سالانہ خدا تعالیٰ کے فضل سے اپنے عارضی مرکز ربوہ میں منعقد ہو رہا ہے۔ بے شک جماعت کی طرف سے احباب کی رہائش کے انتظام کی کوشش کی جا رہی ہے۔ لیکن پھر بھی ابھی تک اتنے مکانات تعمیر نہیں کئے جا سکے کہ سارے احمدی احباب جلسہ کے دنوں میں وہاں رہائش رکھ سکیں۔ مستورات۔ بڑی عمر کے احباب۔ بیمار۔ معذور اور چھوٹے بچوں کو بہرحال مقدم کرنا پڑے گا۔ اسی طرح غیر از جماعت احباب کیلئے مکانات کا انتظام کرنا پڑے گا۔ قربانی اس مرتبہ بھی نوجوان طبقہ کے حصہ میں آئے گی۔ یہ ان کی خوش قسمتی ہے کہ ہر مرتبہ قربانی کرنے کا خصوصاً جسمانی قربانی کرنے کا انہیں موقعہ ملتا ہے۔

سیدنا حضرت صدر مجلس خدام الاحمدیہ نے ہدایت فرمائی ہے کہ جلسہ سالانہ پر آنے والے جملہ خدام اپنے خیموں کا سامان ہمراہ لائیں۔ ان کو یہ بھی اجازت ہے کہ وہ اپنے خیمے یا چھولداریاں لیتے آئیں اور اگر یہ میسر نہ ہوں تو پھر خدام الاحمدیہ کے اجتماع کی طرح خود اپنے خیمے بنا کر خدام رہیں۔ ایک ایک خیمہ میں دس خدام آسانی سے ٹھہر سکتے ہیں۔ پس جملہ نوجوانان جماعت اپنے خیمے یا خیمے کا سامان ہمراہ لائیں۔

خدام نہ صرف خود اپنے خیمے لائیں بلکہ دوسروں کو بھی تحریک کریں کہ وہ خیمے یا خیمے کا سامان ساتھ لائیں۔ رہائش کیلئے علیحدہ اور فوری انتظام کریں۔ اور کارکنان کو مکانات کی کمی کی پریشانی سے نجات دلائیں۔ بے شک سردی کا موسم ہے۔ مگر نوجوانوں کے لئے یہ تین دن باہر گذارنے کی کوئی بڑی بات نہیں

ایک خیمے کیلئے مندرجہ ذیل سامان کی ضرورت ہے

چار کھیس یا دو دوتہیاں۔ چار ڈنڈے۔ آٹھ کھونٹیاں۔ رسی ہر خیمے والے ایک بالٹی اپنے ہمراہ لائیں۔ خدام اپنے خود ساختہ خیموں میں جلسہ کے دن گذارنے کے لئے تیار ہو کر آئیں۔

نائب معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ

جلسہ سالانہ پر جماعتوں کی ملاقات کا پروگرام

(۱) حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ملاقات دوران ایام جلسہ سالانہ کا پروگرام درج ذیل ہے۔ احباب کو چاہئیے کہ وقت معینہ پر پہنچنے کی کوشش فرمائیں۔

(۲) جماعتوں کے سامنے جو ملاقات کا وقت درج کیا گیا ہے وہ ایک اندازہ ہے۔ اس اندازہ سے افراد میں کمی یا بیشی ہوئی تو وقت میں بھی تبدیلی ہو جائے گی۔

(۳) جو جماعت مقررہ وقت پر کسی وجہ سے ملاقات نہ کر سکے گی ان کو ۲۹ ۱۲/۹ہم کو وقت مل سکے گا۔ یہ نہیں ہوگا کہ دوسری جماعتوں کے پروگرام کو بدلا جائے

(۴) مقررہ وقت کی پابندی (یہ وقت ترتیب دینے وقت بھی بتا دیا جائے گا) نہایت ضروری امر ہے امید ہے انتظامی دقتوں کے مدنظر احباب تعاون فرمائیں گے۔ انشاء اللہ۔ پرائیویٹ سیکرٹری

تاریخ	وقت	نام جماعت	وقت مقررہ
۲۶ ۱۲/۹ہم	صبح	جملہ جماعتہائے جھنگ	۳۰ منٹ
"	"	" لاہور	"
"	"	" راولپنڈی	
"	شب	" لائل پور	۱½ گھنٹہ
"	"	" ڈیرہ غازیخاں	۱۵ منٹ
"	"	" جہلم	۴۰ منٹ
"	"	ریاست بہاولپور	۳۵ منٹ
۲۷ ۱۲/۹ہم	صبح	جملہ جماعتہائے منٹگمری	۴۵ "
"	"	" صوبہ سرحد	۳۰ "
"	شب	" ملتان	سوا گھنٹہ
"	"	" مظفر گڑھ	۱۵ منٹ
"	"	بیعت	۱۵ "
۲۷ ۱۲/۹ہم	شب	جملہ جماعتہائے میانوالی	۱۰ "

تاریخ	وقت	نام جماعت	وقت مقررہ
۲۷ ۱۲/۹ہم	شب	جملہ جماعتہائے صوبہ سندھ و صوبہ کراچی	۱ گھنٹہ
۲۸ ۱۲/۹ہم	صبح	" گوجرانوالہ	سوا گھنٹہ
"	"	بیعت	۱۰ منٹ
"	شب	جملہ جماعتہائے گجرات	۱½ گھنٹہ
"	"	کیمبل پور اٹک	۲۰ منٹ
"	"	بیعت	۱۰ منٹ
"	"	جملہ جماعتہائے شیخوپورہ	۱ گھنٹہ
"	"	بلوچستان	½ گھنٹہ
۲۹ ۱۲/۹ہم	صبح	جملہ جماعتہائے سیالکوٹ	۱½ گھنٹہ
"	"	بیعت	۱۰ منٹ
"	"	ہندوستان	۱۵ منٹ
"	"	شاہ پور سرگودھا	۱½ گھنٹہ
"	"	مشرقی پاکستان	۱۵ منٹ
"	بعد دوپہر	ممالک بیرونی	۱۵ منٹ

تعمیر ربوہ اور ایک تجارت کا اہم موقعہ

بعض احباب کی طرف سے مجھے درخواستیں آرہی ہیں کہ ایک لمیٹڈ کمپنی بنائی جائے۔ جسے احباب جماعت کے سرمایہ کے ساتھ قائم کیا جائے۔ بعض مکمل سکیمیں بھی مجھے اس بارہ میں پہونچی ہیں لیکن ابھی ضروری ہے کہ کچھ مشورے اور بھی ایسے لوگوں کے حاصل کر لئے جائیں جو اس لائن سے واقف ہوں۔ اور خصوصاً تعمیرات کا لمبا تجربہ رکھتے ہوں اسلئے میں مشکور ہونگا۔ کہ اگر متعلقہ اصحاب مجھے اس بارہ میں مشورہ دیں۔

تعمیر مکانات ربوہ کے ضمن میں ہمارے لئے ضروری ہے کہ اس بات کو مدنظر رکھا جائے کہ اپنے موجودہ حالات اور مشکلات کے پیش نظر سستے سے سستے مکانات کے ڈیزائن دیئے جائیں اور ساتھ ہی ان کی پائیداری کو بھی مدنظر رکھا جائے

بعض مکمل سکیمیں مجھے اس بارہ میں آچکی ہیں۔ لیکن میں چاہتا ہوں کہ اس کام کو کرنے کے لئے زیادہ سے زیادہ احباب کو شامل کروں جو اپنے علم و تجربہ یا سرمایہ سے اس کام میں حصہ لے سکیں۔

(عباس احمد خان وکیل التجارت جودھامل بلڈنگ لاہور)

خطبہ جمعہ

اسلام نے صفائی کا احساس بڑے زور سے دلایا ہے لیکن ہمارے ملک میں صفائی کا احساس نہیں

اپنے اندر قومی کیریکٹر پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے

از حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ

فرمودہ ۲ دسمبر ۱۹۴۹ء بمقام ربوہ

مرتبہ: مولوی سلطان احمد صاحب پیر کوٹی

سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

خطبہ کا مضمون

شروع کرنے سے پہلے میں پھر ایک دفعہ نظارت تعلیم و تربیت کو اُس کی اُس ذمہ داری کی طرف جو مسجد کے ساتھ تعلق رکھتی ہے توجہ دلانا چاہتا ہوں۔ ہماری جماعت میں ایک لمبے عرصہ سے عورتیں جمعہ کی نماز میں شامل ہونے کی عادت رکھتی ہیں۔ قادیان میں ہر جمعہ میں ڈیڑھ دو ہزار مستورات شامل ہوا کرتی تھیں۔ یہاں ابھی آبادی کم ہے لیکن عورتیں وہی ہیں جو قادیان میں ہوتی تھیں اور جن کو جمعہ کی نماز میں شامل ہونے کی عادت ہے۔ چنانچہ وہ

جمعہ کی نماز

کے لئے مسجد میں آتی ہیں۔ بڑی مہربانی کر کے اور بڑی عنایت فرما کے ناظر تعلیم نے ان کے لئے مسجد میں ایک قناعت تو کھنچوا دی ہے لیکن انہیں اس امر کا خیال نہیں آیا۔ کہ عورتوں کی پیٹھیں مردوں کے آگے ہیں۔ حالانکہ چاہیئے یہ تھا۔ کہ مرد آگے ہوں۔ اور عورتیں پیچھے ہوں۔ تا عورتوں کی پیٹھیں مردوں کے سامنے نہ ہوں۔ لیکن یہاں عورتیں آگے ہیں۔ اور مرد پیچھے ہیں۔ یہ کوئی ایسی چیز نہیں جس کی طرف توجہ دلانے کیلئے کسی دوسرے شخص کی ضرورت ہو میں جب یہاں آیا ہوں اور خطبہ کیلئے مسجد میں آتا ہوں پہلے مسجد میں آنے کا راستہ اور تھا لیکن اب شاید کسی نیک بخت نے مجھے اسطرف توجہ دلانے کے لئے میرا راستہ وہاں بنا دیا۔ جہاں سے عورتوں کی پیٹھیں نظر آتی ہیں شاید اُس کی غرض یہ تھی کہ مجھے یہ چیز نظر آجائے۔ سو وہ مجھے نظر آگئی۔ مجھے تعجب آتا ہے کہ بعض باتیں معمولی ہوتی ہیں۔ لیکن کارکن بغیر توجہ دلائے خود کیوں ان پر عمل نہیں کرتے۔ بھلا اس پر خرچ کتنا آتا ہے۔ فرض کرو۔ کہ قنات ایک گز پانچ روپے کو آتی ہے اور یہ جگہ زیادہ سے زیادہ دس گز لمبی ہے تو گویا دس گز قنات پر ۵۰ روپے لگیں گے جہاں دوسرے کاموں پر لاکھوں روپیہ خرچ ہوتا ہے۔ وہاں اس

نہایت اہم کام

کیلئے ۵۰ روپے خرچ آگیا تو کیا اندھیر ہے۔ میں نہیں جانتا کہ تمہارا اگلا خلیفہ کیا کرے گا۔ مگر میں نے تو تمہارا روپیہ بے دردی کے ساتھ بہایا ہے اور میں اس پر نادم نہیں ہوں اس بارہ میں میں ان لوگوں کے اعتراضوں سے نہیں ڈرتا۔ جو جماعت میں شامل نہیں اور جن کا وہ روپیہ نہیں۔ بلکہ ان سے بھی نہیں ڈرتا جن کا وہ روپیہ ہے اگر وہ اعتراض کریں گے۔ تو میں کہوں گا تم کوئی ایسا خلیفہ ڈھونڈ لو۔ جو تمہارا روپیہ سنبھال کر رکھے میں تو خرچ کرنا جانتا ہوں میں اپنے پاس سے بھی حسب توفیق خرچ کرتا ہوں اور دوسروں سے بڑھ کر کرتا ہوں۔ اسلئے معترض کی زبان بند ہو جاتی ہے پھر وہ مجھ پر بیوقوفی کا الزام بھی نہیں لگا سکتا۔ کیونکہ نتیجے اچھے نکلتے ہیں۔

ربوہ کی تعمیر

کو ہی دیکھ لو قریباً سوا تین لاکھ روپیہ خرچ ہو چکا ہے اور ابھی ہم پرانے ہٹس (HUTS) میں رہتے ہیں میری جگہ کوئی اور ہوتا تو شاید اسے ایسا کرنے کی جرأت نہ ہوتی لیکن میں نے روپیہ بیدردی سے خرچ کیا۔ کیونکہ میں جانتا ہوں کہ اسکے بغیر لوگ کسی جگہ نہیں آباد ہو سکتے اسکے بغیر کوئی قصبہ نہیں بن سکتا اسکے بغیر کوئی شہر نہیں بن سکتا۔ اسکے بغیر کوئی صوبہ نہیں بن سکتا اسکے بغیر پاکستان بھی مضبوط نہیں ہو سکتا۔ بلکہ میں جانتا ہوں کہ کسی

اسلامی سلطنت

کے بغیر اسلام کبھی مادی طور پر غالب نہیں آسکتا۔ میں نے کھلی لو[illegible] دیکھنے کے لئے میں بوڑھے کی پرواہ نہیں کرتا غرض ہم تو بڑے بڑے اخراجات کے عادی ہیں اور یہ تو ایک ایسی چیز ہے جو شریعت کے مطابق ہے اور مستورات کے احترام کیساتھ تعلق رکھتی ہے۔ میں جب جمعہ کے لئے آرہا تھا تو حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کا ایک لطیفہ مجھے یاد آگیا آپ فرمایا کرتے تھے کہ میرا ایک لاکھ پتی دوست تھا جو مسلمان تھا میں نے اسے اسطرف توجہ دلانی چاہی کہ جہاں آپ بہت سا وقت فضول باتوں میں ضائع کر دیتے ہیں وہاں آپ کچھ وقت

قرآن کریم کی تلاوت

بھی کر لیا کریں۔ آخر ۱۵-۲۰ منٹ تک قرآن کریم کی تلاوت کر نے میں کیا حرج ہے اِدھر اُدھر کی باتوں میں بھی تو آپ کا وقت ضائع ہوتا ہے اگر ۱۵-۲۰ منٹ قرآن کریم کی تلاوت پر لگ جائیں تو آپ کا کیا حرج ہے اس نصیحت کو سنکر اس امیر نے کہا مولوی صاحب آپکو قرآن کریم پڑھتے دیکھ کر دل تو بہت چاہتا ہے کہ قرآن پڑھوں لیکن میرے پاس قرآن کریم نہیں اگر آپ قرآن کریم کا ایک نسخہ مجھے تحفۃً دیدیں تو میں بھی قرآن کریم پڑھ لیا کروں وہ لکھ پتی تھا۔ اسکا ہزاروں روپیہ گھوڑوں اور کتوں پر خرچ ہو جاتا تھا لیکن دوسروں کو قرآن کریم پڑھتے دیکھ کر اسکا دل ترستا تھا۔ قرآن کریم خرید نہیں سکتا تھا اسی طرح اگر ناظر تعلیم و تربیت دس گز قنات کا انتظام نہیں کر سکتے تھے تو ہم سے ہی بطور تحفہ مانگ لیتے

دوسری بات جو میں کہنی چاہتا ہوں یہ ہے کہ غریب ہونا الگ چیز ہے۔ اور صفائی الگ چیز ہے۔ ہم غریب ہیں کمزور ہیں۔ اسمیں شبہ ہی کیا ہے۔ بڑی چیزیں ہم میں طاقت نہیں اور چھوٹی چیز پر دوسرے لوگ ہنستے ہیں۔ لیکن بہرحال ہم نے اپنی قدر کو پہچاننا ہے اور اپنی ہستی کے مطابق کام کرنا ہے لیکن جو چیز ہماری ہستی کے مطابق ہو اسکو بیکار قرار کرنے میں کوئی لطف نہیں میں ایک دن نماز کیلئے آیا (میں نے ایک دن اسلئے کہا ہے کہ میں ان دنوں لاہور رہا کرتا تھا۔ اور کبھی کبھی ربوہ آجاتا تھا) تو جب میں رکوع کرتا تھا۔ تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ میں کسی گندگی پر جھک رہا ہوں اور جب سجدہ میں جاتا تھا تو یوں معلوم ہوتا تھا کہ گویا کسی گندی جگہ پر سجدہ کر رہا ہوں۔ میں نے ناظر صاحب امور عامہ سے کہا کہ ناک میرا بھی ہے اور آپکا بھی ہے مجھے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ لوگ مسجد کے ارد گرد پاخانہ پھرتے ہیں کیونکہ ایسی بو ہے اب مسجد پاخانہ ہی بنا کر رہ گئی ہے۔ انہوں نے کہا میں بھی محسوس کرتا ہوں اور لوگوں سے کہتا رہتا ہوں کہ یہاں پاخانہ نہ پھرو۔ میں نے کہا انکا کام کہنا ہے کہنا نہیں ہوتا اسپر ناظر صاحب امور عامہ نے ایکدفعہ صفائی کرا دی اور میں نے دیکھا کہ کچھ دنوں تک آرام رہا۔ مگر اب میں دیکھتا ہوں کہ پھر وہی گندگی ہے۔ میں خود تو نہیں دیکھتا کیونکہ میں صرف مسجد میں آتا ہوں لیکن میرا ناک کہتا ہے کہ یہاں گندگی ہے

گندگی کا احساس

اسلام نے خود کرایا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مساجد کے متعلق فرمایا ہے کہ انہیں تھوکو نہیں انمیں بلغم نہ پھینکو کوئی بدبودار چیز کھا کر انمیں نہ آؤ آپ نے فرمایا جب کوئی شخص پیاز یا لہسن کھا کر مسجد میں آتا ہے۔ فرشتے مسجد سے بھاگ جاتے ہیں۔ لیکن واقعہ تو یہ ہے کہ جہاں لہسن اور پیاز کے کھیت ہوتے ہیں۔ فرشتے وہاں بھی جاتے ہیں پھر آپ کے اس قول کا کیا مطلب؟ اسکا مطلب یہ تھا کہ فرشتے ایسے آدمیوں کی دعاؤں کو آسمان تک نہیں لے جاتے جو بدبودار چیزیں کھا کر مسجد میں آتے ہیں اور دوسروں کی تکلیف کا موجب بنتے ہیں غرض اسلام نے صفائی کا احساس بڑے زور سے دلایا ہے لیکن ہمارے ملک میں صفائی کا احساس نہیں کپڑا ہے تو ہمارے ملک کے لوگ ایسے غلیظ رکھتے ہیں بالعموم یہ ہوتا ہے کہ کپڑا پہنا گیا تھا مگر جب اتارا تو پھٹ چکا تھا درمیان میں انہیں اتارنے کا خیال نہیں آیا۔

میں جب حج کیلئے گیا تھا تو علیحدہ مکان میں ٹھہرا تھا اسلئے مجھے تو وہاں کے گھریلو حالات کا تجربہ نہیں لیکن حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ یہاں تک کئی سال رہے تھے اسلئے آپکو وہاں کے گھریلو حالات کا تجربہ تھا آپ فرمایا کرتے تھے کہ میں گھر میں رہتا تھا وہ متوسط درجہ کا گھر تھا گھر کا مالک جب شام کو گھر آتا تو اسکی بیوی اسے اور گرتہ دیدیتی اور اسکا دن کا پہنا ہوا کرتہ اسی نالی میں دھو کر لٹکا دیتی اور پھر وہ دھویا ہوا کرتہ اگلے دن پہنتا

یہ تو دور کی بات ہے ایسا کرنا تو بڑے جہاد کو چاہتا ہے لیکن جو ابتدائی چیزیں ہیں ان کی طرف تو ضرور توجہ کرنی چاہیئے۔ یہ تو تم کہہ سکتے ہو۔ کہ کوئی تمہاری گائے بھینس چرا کر لے گیا۔ مگر یہ نہیں کہہ سکتے کہ اردگرد کے لوگ چوری سے پاخانہ پھر گئے۔ پاخانہ پھرنے والے تم خود ہو۔ پھر صفائی میں تمہارے لئے مشکل ہی کیا ہے۔ اگر تم خود پاخانہ نہیں پھرو گے تو گندگی نہیں ہوگی۔ تمہاری بیویاں پاخانہ نہیں پھریں گی۔ تو گندگی نہیں ہوگی۔ تمہارے بچے پاخانے نہیں پھریں گے۔ تو گندگی نہیں ہوگی۔ پاخانہ غیر تو کرتے نہیں۔ اور اب تو یہ اور بھی تمہارے لئے تازیانہ کا سبب بن گیا ہے۔ کہ غیر ملکوں کے لوگ احمدیت میں داخل ہو رہے ہیں۔ اور وہ یہاں آتے ہیں۔ اور وہ جب تمہاری اس حالت کو دیکھیں گے۔ تو چونکہ ان میں صفائی کا احساس زیادہ ہوتا ہے۔ (دل کی صفائی کا تو انہیں خیال بھی نہیں آتا۔ ہاں جسم کی صفائی کا بہت خیال رکھتے ہیں) تو ان کے لئے تمہاری یہ حالت

ابتلاء کا موجب

بن جائے گی۔ مثلاً ربوہ۔ یہ مقامی آدمیوں کو ابھی یہاں سر چھپانے کے لئے جگہ نہیں ملتی لیکن بیرونی ممالک میں جماعت ترقی کر رہی ہے اور غیر ممالک کے احمدی یہاں آنے شروع ہو گئے ہیں۔ مثلاً مسٹر کنزے جرمنی سے آئے ہیں اور ان کو ابھی دو تین ہی مہینے ہوئے تھے کہ ہماری بہن رقیہ تھانی مارگرٹ ہالینڈ سے آ گئی ہیں۔ وہ بھی شاید جرمن ہیں۔ مگر اب ہالینڈ کی باشندہ ہیں۔ ابھی امریکہ سے

ایک دوست کا خط

آیا ہے۔ انہوں نے زندگی وقف کی ہے۔ وہ تعلیم کے لئے ربوہ آنا چاہتے ہیں۔ پھر ایک اور جرمن دوست یہاں آنے کے لئے اصرار کر رہے ہیں انہوں نے لکھا ہے کہ اگر مجھے ویزا مل جائے تو میں فوراً آ جاؤں۔ جب یہ لوگ آئیں گے۔ اور تمہارے حالات دیکھیں گے۔ ان کے لئے تمہاری یہ حالت ٹھوکر کا موجب ہوگی۔ تین چار دن ہوئے مجھے مسٹر کنزے نے ایک خط لکھا۔ کہ درخت اپنے پھلوں سے پہچانا جاتا ہے۔ اور ہمارا پھل یہ ہے کہ ہر طرف پاخانہ ہی پاخانہ پڑا ہے۔ گویا ان کو بھی تمہاری یہ حالت دیکھ کر شرم آئی۔ وہ بھی احمدی ہیں اور بھائی ہونے کی وجہ سے تمہاری یہ حالت دیکھ کر انہیں شرم آئی ہوگی کہ انہوں نے مجھے لکھا۔ لیکن ان سے زیادہ شرم ہمیں آنی چاہیئے۔ کیونکہ ہمیں ایک لمبا موقعہ سمجھانے کا ملا ہے۔ اور انہیں وہ موقعہ نہیں ملا۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ جب میں دوستوں سے کہتا ہوں کہ صفائی کرو۔ تو بعض لوگ کہتے ہیں کہ اچھا اگر تمہیں صفائی کا اتنا خیال ہے۔ تو تم خود صفائی کر دو۔ یہ یقیناً تمسخر ہے۔ اور جب کوئی

نیک بات

بتائے۔ تو اس سے تمسخر منع ہے۔ وہ غیر ملک کے رہنے والے ہیں۔ اور اس بات کو سمجھتے نہیں۔ وہ سمجھتے ہیں کہ کہنے والے نے یہ لفظ سنجیدگی سے کہے ہیں۔ اس لئے انہوں نے مجھے لکھا ہے کہ میں صفائی نہیں کروں گا۔ کیونکہ اگر میں صفائی کر دوں تو انہیں صفائی کا احساس نہیں ہوگا۔ لیکن دراصل جس نے یہ کہا ہے تمسخر کہی ورنہ کیا کوئی صحیح الدماغ آدمی کسی غیر ملک والے کو کہہ سکتا ہے۔ کہ تم سارا دن جھاڑو دیتے پھرو مگر یاد رکھو اس قسم کا تمسخر اسلام میں منع ہے بجائے توجہ دلانے والے سے تمسخر کرنے کے تم کو چاہیئے کہ اس غلاظت کے نقص کو دور کرنے کی کوشش کرو۔ تمہاری یہ حالت باہر سے آنے والے کے لئے یقیناً ٹھوکر کا موجب ہوگی۔ باہر سے آنے والا شخص تمہاری بات کو یا تو بُرا مناتا ہے۔ یا اس کی نقل کرتا ہے۔ اب یہ دنیا کے لئے کتنی

مصیبت کا دن

ہوگا۔ کہ ایک نومسلم قربانی کر کے تمہارے پاس آئے۔ اور تمہاری حالت کو دیکھے۔ اور کہے سبحان اللہ یہ مومنوں والا کام ہے۔ انگریزوں کے پاخانے سونے کے کمرے معلوم ہوتے ہیں۔ یہاں آئیں گے اور دیکھیں گے۔ کہ یہاں ہر جگہ پاخانہ پھرا جا رہا ہے۔ تو وہ واپس جا کر اپنے ساتھیوں سے کہیں گے۔ کہ ہم ربوہ گئے تھے۔ ہم نے دیکھا ہے۔ کہ مومنوں کا یہی کام ہوا کرتا ہے۔ کہ بجائے گھر کے باہر پاخانہ کیا کریں۔ تو اس کا کیا نتیجہ نکلے گا۔ آخر تمہاری بیویاں ہیں تمہارے بچے ہیں جو باہر پاخانہ پھرتے ہیں تم ان کو کیوں نہیں سمجھا سکتے۔ اگر تمہیں منع کرنے کی طاقت نہیں۔ تو تم کیوں سب سر جوڑ کر نہیں بیٹھ جاتے۔ اور اس امر کو حل کرنے کی کوشش کرتے۔ آخر ساری دنیا صفائی کر رہی ہے انگلینڈ کر رہا ہے امریکہ کر رہا ہے۔ ہالینڈ کر رہا ہے۔ سوئٹزرلینڈ کر رہا ہے جرمنی کر رہا ہے فرانس کر رہا ہے تم کیوں نہیں کر سکتے۔ صفائی کی عادت ڈالو۔ ورنہ باہر سے آنے والے یہی سمجھیں گے کہ احمدیت کا اصل نمونہ گھروں سے باہر پاخانہ پھرنا ہے۔ جو مخلص ہوں گے۔ وہ تم کو دیکھ کر تمہارے کاموں کی نقل کریں گے۔ اور اس طرح تم ساری دنیا میں گند پھیلانے کے مرتکب ہو گے۔ اور جو مخلص نہیں ان کے لئے تمہارا یہ نمونہ ٹھوکر کا موجب ہوگا۔ صفائی

نہایت اہم امر

ہے۔ چنانچہ دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے کتنی معمولی معمولی باتوں کی طرف توجہ دلائی ہے۔ مثلاً فرمایا کہ جمعہ کو مسجد میں نہا کر آؤ۔ اور خوشبو لگا کر آؤ۔ مگر اب کتنے لوگ ہیں جو خوشبو لگا کر مسجد میں آتے ہیں۔ پھر فرمایا پیاز یا لہسن کھا کر مسجد میں نہ آؤ۔ اس سے قیاس ہوا کہ کوئی بدبودار چیز کھا کر مسجد میں نہیں آنا چاہیئے۔ کیونکہ فرشتوں کو تو پیاز اور لہسن کے ساتھ تو دشمنی نہیں دشمنی غلاظت سے ہے۔ بدبو سے ہے۔ خواہ وہ کہیں سے آ جائے۔ موںہہ کی ہی بُو لے لو۔ کتنے آدمی ہیں جو اس کا خیال رکھتے ہیں۔ ابھی اگر میں امتحان مقرر کر دوں اور کسی سے کہوں کہ تمام لوگوں کے موںہوں کی بُو کو سونگھو تو شاید سو میں سے ایک بھی شخص ایسا نہیں ہوگا۔ جس کے موںہہ سے بدبو نہ آتی ہو۔ میں نے دیکھا ہے کہ

بعض کارکن

جب میرے سامنے کاغذات پیش کرنے کے لئے آتے ہیں۔ تو میں ان کے موںہہ کی بُو سے بیہوش ہونے لگتا ہوں۔ پھر انہیں شوق ہوتا ہے کہ میرے قریب آ کر بات کریں۔ حالانکہ بات فاصلہ سے بھی ہو سکتی ہے۔ یورپین لوگوں میں قریب آ کر بات کرنے کی عادت نہیں ہوتی۔ لیکن ہندوستانیوں میں یہ عادت کثرت سے پائی جاتی ہے۔ مگر موںہہ کی بُو تو ہندوستان سے خاص نہیں۔ یورپ والے بھی اس کا خیال نہیں رکھتے۔ وہ موںہہ کی صفائی میں بہت پیچھے ہیں۔ مسلمان کھانا کھانے کے بعد کلی کرتا ہے۔ لیکن اب کلی کرنا محض اس طرح کا رسمی رہ گیا ہے جس طرح ہندو صبح کو دریا پر نہانے کے لئے جاتے ہیں۔ ان کا نہانا محض رسمی ہوتا ہے یعنی پانی پیچھے اور گردی آگے۔ اسی طرح کلی کرنا بھی مسلمانوں میں ایک رسم کے طور پر رہ گیا ہے۔ ان کا کلی کرنا صفائی کے لئے نہیں ہوتا۔ اور جب کلی کرنا صفائی کے لئے نہیں ہوتا۔ تو اس کا نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ

مسوڑھوں میں زخم

پڑ جاتے ہیں۔ اور پھر موںہہ میں سرانڈ پیدا ہو جاتی ہے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے مسواک کا کتنی شدت سے حکم دیا ہے۔ مگر کتنے ہیں جو اس پر عمل کرتے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے وفات سے کچھ دیر پہلے دیکھا کہ حضرت ابوبکرؓ کے لڑکے حضرت عبدالرحمن جو آپ کے سالے تھے۔ اور آپ کی طبیعت دریافت کرنے کے لئے آئے تھے دروازے میں کھڑے مسواک کر رہے ہیں۔ حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں۔ آپ سے بولا نہیں جاتا تھا۔ لیکن آپ نے میری طرف اس طرح دیکھا کہ میں نے سمجھ لیا کہ آپ کو مسواک چاہیئے۔ میں نے عبدالرحمنؓ سے مسواک لی اور اس کا اگلا حصہ جو وہ چبا رہے تھے کاٹ کر باقی حصہ تھوڑی دیر کے لئے آپ کے موںہہ میں رکھا اب دیکھو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنی وفات کے وقت بھی جبکہ آپ میں بولنے کی قوت نہیں رہی تھی

موںہہ کی صفائی

کا کتنا خیال تھا۔ لیکن اب سو میں سے ۹۹ آدمی موںہہ میں سڑانڈ اٹھائے پھرتے ہیں۔ اور انہیں خیال تک نہیں آتا۔ کہ اس کا ازالہ کریں غرض جیسا کہ میں نے بتایا ہے باہر سے آنے والے لوگ اگر وہ مخلص ہوں گے۔ تو ہمارے افعال کی نقل کریں گے۔ ابھی ہماری بہن رقیہ آئی ہیں۔ جب وہ میری بیویوں کے ساتھ سکول دیکھنے کے لئے گئیں۔ تو انہیں برقعہ میں دیکھ کر گھبرا گئیں۔ اور کہنے لگیں۔ میں کیسے بغیر برقعہ کے جاؤں۔ پھر وہ کہنے لگیں۔ اچھا میرے پاس کپڑا ہے میں اس کا نقاب ڈال لیتی ہوں۔ اب بھی وہ جمعہ کے لئے آئی ہیں۔ تو موںہہ پر نقاب ڈال کر آئی ہیں یہ قدرتی بات ہے۔ لوگ کہتے ہیں یورپ والے پردہ کے حکم پر عمل نہیں کر سکتے لیکن جہاں محبت ہوتی ہے۔ انسان آپ ہی آپ نقل کرنی شروع کر دیتا ہے۔ تم اپنا نمونہ دکھاؤ کہنے کی ضرورت ہی نہیں۔ وہ خود بخود تمہاری نقل کرنی شروع کر دیں گے۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم جب آخری حج کے لئے جس کے بعد آپ وفات پا گئے تشریف لے گئے تو مکہ سے کچھ فاصلہ پر آپ کو پیشاب کی حاجت ہوئی۔ آپ نے سواری کھڑی کی۔ اور راستہ سے ہٹ کر ایک درخت کے پاس پیشاب کیا۔ حضرت عبداللہ بن عمرؓ جب حج کو جاتے اپنی سواری کو اسی جگہ کھڑا کرتے جہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی سواری کو کھڑا کیا تھا۔ اور اسی درخت کے نیچے پیشاب کرتے جہاں رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے پیشاب کیا تھا۔ لوگوں نے آپ کو ایسا کرتے ایک دفعہ دیکھا دو دفعہ دیکھا۔ آخر کسی نے آپ سے پوچھا اس درخت میں کیا خوبی ہے کہ آپ ہمیشہ حج کو جاتے ہوئے یہاں سواری کھڑی کر کے پیشاب کرتے ہیں آپ نے فرمایا جب رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم آخری دفعہ حج کے لئے آئے تھے۔ تو آپ نے اس درخت کے نیچے پیشاب کیا تھا۔ پس میرا دل بھی چاہتا ہے کہ اس کام میں بھی آپ کی اتباع نہ چھوڑوں یورپ کی باتیں یورپ کی باتیں ہی سہی۔ لیکن یہ صرف اسی وقت تک ہیں۔ جب تک انہیں ہم سے محبت پیدا نہیں ہو جاتی جب محبت پیدا ہو جائے گی۔ وہ خود بخود وہی کام کرنا شروع کر دیں گے۔

تحریک جدید میں آپ کو کیوں حصہ لینا چاہیئے؟

تحریک جدید کی اہمیت حضرت امیر المومنین کے الفاظ میں

تحریک جدید الٰہی تحریک ہے

"میرے ذہن میں یہ تحریک بالکل نہ تھی۔ اچانک میرے دل میں اللہ تعالےٰ کی طرف سے یہ تحریک نازل ہوئی۔ پس بغیر اس کے کہ میں کسی قسم کی غلط بیانی کا ارتکاب کروں میں کہہ سکتا ہوں کہ وہ تحریک جدید جو خدا نے جاری کی میرے ذہن میں یہ تحریک پہلے نہیں تھی۔ میں بالکل خالی الذہن تھا۔ بے شک اللہ تعالےٰ نے یہ سکیم میرے دل پر نازل کی اور میں نے اسے جماعت کے سامنے پیش کر دیا۔ پس یہ میری تحریک نہیں بلکہ خدا تعالےٰ کی نازل کردہ تحریک ہے"

تحریک جدید میں شمولیت خدا تعالےٰ کے خاص فضلوں کا وارث بناتی ہے

"تحریک جدید کا کام اُن مستقل تحریکات میں سے ہے جس میں حصہ لینے والے اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے اُسی طرح مستحق ہوں گے جس طرح بدر کی جنگ میں شامل ہونیوالے صحابہؓ اللہ تعالےٰ کے فضلوں کے خاص مورد ہوئے"

تحریک جدید ایک مستقل ثواب کا ذریعہ ہے

"ہماری نیت اس روپیہ سے (تحریک جدید کے روپیہ سے) ایسا فنڈ قائم کرنے کی ہے جس سے قیامت تک اسلام اور احمدیت کی تبلیغ ہوتی رہے اور قیامت تک مسلمان ہونے والوں اور احمدیت میں شامل ہونے والوں کا ثواب اس تحریک میں شامل ہونے والے دوستوں کو ملتا رہے۔ کیونکہ یہ روپیہ ایک مرکزی فنڈ پر خرچ ہوگا۔ اس فنڈ کے قیام میں جن لوگوں کا حصہ ہوگا یقیناً یقیناً اللہ تعالیٰ ان سب کو قیامت تک ثواب عطا فرماتا رہیگا۔ کیا آپ ان فوائد کو نظر انداز کر سکتے ہیں؟ اگر نہیں تو آج ہی اپنا وعدہ سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے حضور ارسال فرمائیں۔

نائب وکیل المال تحریک جدید

جو ہم کرتے ہیں۔ مسٹر لنسر کو ہی دیکھ لو۔ انہوں نے کتنی لمبی داڑھی رکھی ہوئی ہے۔ کیا جرمن لوگ داڑھی رکھتے ہیں۔ خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع کے موقعہ پر میں نے انہیں سٹیج پر بلا کر نوجوانوں کو شرم دلائی تھی۔ کہ اگر ایک جرمن مسلمان ہو کر داڑھی رکھنا شروع کر دیتا ہے تو کیا وجہ ہے کہ تم داڑھی نہیں رکھتے۔ میں نے ان سے پوچھا کہ مسٹر لنسر بتاؤ۔ کیا تمہاری سات پشت میں سے کبھی کسی نے داڑھی رکھی تھی انہوں نے جواب دیا نہیں۔ سو میں نے خدام سے کہا کہ انہوں نے تو اپنی

سات پشتوں کی رسم

بھی توڑ دی اور تم اپنے آقا کی رسم کو بھی قائم نہیں رکھ سکتے۔ پس وہ سب کام جو اسلام کہتا ہے یورپین لوگ کریں گے اور خدانخواستہ ہم میں کوئی خرابی آئی تو ہماری نقل میں وہ بھی کرنے لگ جائیں گے اس لئے ضرورت ہے کہ ہم وہ کام کریں جو ان کیلئے ٹھوکر کا موجب نہ ہوں۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ سے کسی نے پوچھا کہ کیا آپ کو کوئی ایسا آدمی بھی ملا ہے جس نے آپ کو نصیحت کی ہو۔ یعنی آپ بڑے بزرگ ہیں۔ آپ ہی سب کو نصیحت کرتے ہوں گے آپ کو کسی نے کیا نصیحت کرنی ہے۔ آپ نے فرمایا مجھے بھی ایک ایسا شخص ملا ہے جس نے مجھے نصیحت کی اور وہ ایک نو دس سال کا لڑکا تھا اس کی

زبان کی چوٹ

مجھے اب بھی محسوس ہوتی ہے۔ ایک دن بارش ہو رہی تھی کہ میں باہر نکلا۔ بچے عموماً برسات میں باہر نکل کر کھیلنا پسند کرتے ہیں۔ ایک نو دس سال کا لڑکا کھیلتا کودتا چلا جا رہا تھا کہ میں نے کہا میاں سنبھل کر چلو کہیں گر نہ جانا۔ اس نے بے ساختہ مجھے جواب دیا کہ میں گرا تو کوئی حرج نہیں لیکن آپ اپنا خیال رکھیں۔ آپ گرے تو ساری امت گر جائے گی۔ یعنی میرا گرنا تو صرف میری ذات پر ہی اثر انداز ہوگا۔ لیکن آپ فقیہ ہیں مفتی ہیں۔ اگر آپ نے کوئی خراب بات کی تو آپ کی نقل میں ساری امت وہی بات کرنی شروع کر دے گی اور برباد ہو گی۔ امام ابو حنیفہ رحمۃ فرماتے ہیں کہ اس لڑکے کی بات کا زخم ابھی تک ہرا ہے مندمل نہیں ہوا۔ پس یاد رکھو ہم اگر کوئی کام کریں گے تو دوسرے لوگ دیکھیں گے تو محبت کی وجہ سے ہماری نقل میں وہ بھی وہی کام کرنے لگ جائیں گے اگر ہم صحیح راستہ پر چلیں گے تو ہماری نقل کی وجہ سے اسی طرح نیکی پھیلے گی جس طرح ہماری زبان کے ذریعہ نیکی پھیل رہی ہے لیکن اگر ہم غلط راستہ پر چلیں گے تو ہمارے برے نمونہ کی وجہ سے دنیا میں برائی پھیلے گی اور وہ اس نیکی کو بھی ضائع کر دے گی جو ہماری زبان کے ذریعہ پھیلی ہے۔ سو تم احتیاط کرو اور اپنے فرض کی ادائیگی کی طرف توجہ کرو خصوصاً اس بات کی ذمہ واری ناظر امور عامہ پر ہے۔ مقامی امیر پر ہے۔ علمائے سلسلہ پر ہے اور پھر لجنہ اماء اللہ پر ہے ان سب کو اپنے اندر

قومی کیریکٹر

پیدا کرنے کی کوشش کرنی چاہئیے۔ اور ایک ایسا طریق اختیار کرنا چاہئیے جس کی وجہ سے لوگ ہمیں دیکھتے ہی پہچان لیں کہ یہ احمدی ہیں۔ کسی خاص کیریکٹر کا پیدا ہو جانا بھی اس کے

خیالات کی تبلیغ

میں ممد ہوا کرتا ہے۔

حقائقِ تازہ

(از عبد السلام صاحب اختر ایم۔ اے)

محبت میں زمانے کے تغیر آ نہیں سکتے ۔۔۔ یہ ہم محسوس کرتے ہیں مگر سمجھا نہیں سکتے

چمن والو خزاں کی آندھیوں سے برملا کہہ دو ۔۔۔ یہاں کچھ پھول ایسے بھی ہیں وہ مرجھا نہیں سکتے

یقیناً میری خودداری ہی وجہ آزمائش تھی ۔۔۔ سفینے خود بخود طوفان سے ٹکرا نہیں سکتے

جو ممکن ہو تو اس منزل پہ اہل کارواں ٹھہریں ۔۔۔ سُنا ہے ہم نے گذرے وقت۔ واپس آ نہیں سکتے

محبانِ وطن اختر کچھ اتنی دور بیٹھے ہیں

یہاں وہ آ نہیں سکتے۔ وہاں ہم جا نہیں سکتے

نقد و نظر

تعلیم القرآن المجید

قرآن پاک کے ترجمہ کے اسباق کا جو سلسلہ تعلیم القرآن المجید کے نام سے حکیم محمد عبد اللطیف شاہد منشی فاضل کے ادیب فاضل نے گوالمنڈی میں بازار ۱۳ لاہور سے جاری کر رکھا ہے اسے دیکھنے کا ہمیں موقعہ ملا۔ ہمارے خیال میں سبقاً سبقاً قرآن کریم کا ترجمہ سیکھنے کے لئے یہ نہایت سہل اور آسان اور سا تھ ہی ارزاں ترین طریقہ تعلیم ہے۔ جس کی ابتدا خلافت ثانیہ کے شروع میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد کے ماتحت کی گئی تھی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ قرآن کریم کا لفظی ترجمہ سیکھنے اور ہر احمدی کو اس سے آگاہ ہونے کے لئے جس قدر بار بار تاکید فرما چکے ہیں وہ ہر احمدی پر عیاں ہے ہماری جماعت کی یہ خصوصیت ہونی چاہیئے کہ اس کا ہر فرد ترجمہ قرآن مجید سے واقف ہو۔ جماعت کو اس نعمت عظمیٰ سے متمتع و مستفید کرنے کے لئے حکیم صاحب موصوف کی کوشش لائق صد تحسین و آفرین ہے۔ سر دست ایک سال کا کورس تیار ہو چکا ہے۔ جو بذریعہ وی پی یا جلسہ سالانہ پر ربوہ سے دستیاب ہو سکے گا۔ قیمت فی حصہ چالیس صفحہ آٹھ آنہ اور چار سو صفحات کے مجموعہ کی پانچ روپیہ ہے۔

ولادت:۔ محمد عبد الصمد صاحب ایمونیشن ڈپو۔ کالا کا لڑکا محمد عبد الباری ۱۲ـ۵ـ۴۹ کو بوقت گیارہ بجے رات اپنے حقیقی باری کے پاس چلا گیا۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ اللہ تعالیٰ مرحوم کے والدین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین
خاکسار غلام احمد مکان نمبر ۶۹/۸ کا بزاز محلہ لاہور چھاؤنی)

درخواست ہائے دعا

میرے عزیز بھائی مولوی محمد منیر صاحب واقف زندگی عموماً بیمار رہتے ہیں احباب اُن کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے درد دل سے دعا فرماویں (خاکسار محمد صدیق کاتب الفضل ۵ میکلیگن روڈ)
۲۔ میری امی بیمار رہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ (محمد حمید۔ احمد رتن باغ لاہور)

اشتہار برائے حاضری ریسپانڈنٹ
زیر آرڈر ۵ قاعدہ ۲۰ مجموعہ ضابطہ دیوانی
بعدالت جناب مرزا عبد اللہ جان صاحب سینئر سب جج بہادر مردان!
اپیل ۱۴۴/۱۳ سال ۱۹۴۹ء
فضل اکبر قوم افغان ساکن بہوسی خان شاہ بڑھ تحصیل و ضلع مردان — اپیلانٹ
بنام محمد سلطان زیب خان وغیرہ ساکن بانڈہ رکوٹ کاری — ریسپانڈنٹان
اپیل بنا راضی فیصلہ ڈگری مورخہ ۲-۹-۴۹ بعدالت جناب محمد ہمایوں خان سب جج درجہ اول مردان
اشتہار بنام مسماۃ بادشاہ بیگم بیوہ بشیر احمد خان ساکن محلہ تیلیا پید منزل شہر راولپنڈی ریسپانڈنٹ اپیل عنوان بالا میں تعمیل نوٹس مسماۃ بادشاہ بیگم ریسپانڈنٹ پر معمولی طریقے سے نہیں ہو سکی لہذا بذریعہ اشتہار ریسپانڈنٹ مذکور کو مطلع کیا جاتا ہے کہ وہ برائے پیروی و جوابدہی اصالتاً یا وکالتاً یا مختارتاً بتاریخ ۲۰-۱-۵۰ کو بوقت ۱۰ بجے صبح حاضر بعدالت ہذا ہو جائے۔ بصورت عدم حاضری کاروائی ضابطہ کی جاوے گی۔
آج بتاریخ ۲-۱۲-۴۹ بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے جاری ہوا
دستخط حاکم:۔ مہر عدالت

سنڈو ویجیٹیبل آئل اینڈ الائیڈ پراڈکٹس کمپنی لمیٹڈ

بورڈ آف ڈائرکٹرز کمپنی ہذا کی میٹنگ منعقدہ ۱۰ دسمبر ۱۹۴۹ء میں باتفاق رائے قرار پایا کہ جن حصہ داران کے ذمہ حصوں کے متعلق واجب الادا رقوم بقایا ہیں۔ اُن کو نوٹس دیا جائے کہ اگر ۲۰ جنوری ۱۹۵۰ء تک تمام رقوم ادا نہ کریں گے۔ تو کمپنی کے آرٹیکل کی شرط ۴۲ کی رو سے اُن کے حصے بحق کمپنی ضبط کئے جا سکتے ہیں۔ اور ایسی صورت میں بقایا رقوم کی ذمہ داری ان کے سر رہے گی جو رقم وہ ادا کر چکے ہونگے۔ وہ بحق کمپنی ضبط سمجھی جائے گی۔ مقررہ تاریخ کے بعد یہ معاملہ پھر ڈائرکٹروں کی میٹنگ میں مزید کاروائی کے لئے پیش کیا جائے۔ اس لئے تمام حصہ داران (جن کے ذمہ بقایا ہے) کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنا بقایا جلد از ۲۰ جنوری ۱۹۵۰ء تک ادا کر کے ممنون فرمائیں ہر بقایا دار کو الگ چٹھیاں بھی لکھی جا رہی ہیں۔
سیکرٹری عبد الحمید: سنڈو ویجیٹیبل آئل اینڈ الائیڈ پراڈکٹس کمپنی لمیٹڈ لاہور

ہندوستان اور پاکستان سے سمجھوتہ کر لینے کی اپیل

ایشیا کے امن کو اشتراکی خطرہ

لنڈن ۲۱ دسمبر۔ یہاں کل دو ایسے اہم بیانات شائع ہوئے ہیں جن سے پتہ چلتا ہے کہ برصغیر کی حفاظتی ضروریات کے متعلق اینگلو امریکی رائے یہ ہے کہ اس وقت فوجی وجوہ سے زیادہ اقتصادی عناصر کی طرف توجہ کرنے کی ضرورت ہے۔

آزاد خیال مانچسٹر گارڈین نے ایشیا کے امن کو خطرات کے متعلق استفسار کرتے ہوئے چین کے اشتراکیوں کے ہانگ کانگ ہند چینی یا برما پر حملہ آور ہونے کو پہلا خطرہ بتایا ہے۔ دوسرا خطرہ ہندوستان۔ پاکستان اور افغانستان کا خوف ہے۔ جس میں روس بھی خاموش نہیں بیٹھیگا۔ اخبار مذکور مزید رقمطراز ہے کہ برطانوی امریکی اور اب ولندیزی بھی یہ سمجھنے لگے ہیں کہ ایشیا میں وہ ایسا کام جاری نہیں رکھ سکتے۔ تاوقتیکہ ایشیائی قومیت سے سمجھوتہ نہ کرلیں۔ لیکن قومیت سے سمجھوتہ صرف پہلا قدم ہے۔ دوسرا قدم قومی حکومتوں کو مضبوط کرنا اور ان کو ان کے اقتصادی مسائل سے عہدہ برآ ہونے میں مدد دینا ہے۔

ہندوستان کے حالیہ دورہ سے واپس آنے کے بعد والٹر لیمپن نے نیویارک ہیرلڈ ٹریبیون میں ایک مقالہ لکھا ہے۔ کہ انہوں نے پایا کہ ہندوستانی خارجی حکمت عملی کا بنیادی خاکہ امریکی خارجی حکمت عملی کی قدیم شکل سے بہت کچھ ملتی جلتی ہے۔ اور انہوں نے اس امر پر زور دیا۔ کہ جسطرح ایک صدی پیشتر امریکہ اور کناڈا میں سمجھوتہ ہو گیا تھا۔ اسی طرح اس وقت ہندوستان اور پاکستان کو سمجھوتہ کر لینا چاہیئے۔ نامہ نگار مذکور کا مزید کہنا ہے کہ ہمیں ان کو دنیا کی فوجی طاقتوں کی تقسیم کے عناصر نہیں سمجھنا چاہیئے۔ ہمیں لازم ہے کہ انہیں ایسے ممالک سمجھیں جن کو اپنی ساری طاقت اپنے سارے معاملات درست رکھنے اور اپنی آزادی کو برقرار رکھنے پر صرف کرنا چاہیئے۔ عام مفاد کا بھی یہی تقاضہ ہے کہ وہ دنیا میں طاقت کے میزان کی وجہ سے اس طرح محفوظ رکھے جائیں۔ جسطرح ایک صدی سے زیادہ وقت تک ہم لوگ محفوظ تھے۔ اور ان ممالک کی دوستانہ حفاظت انہیں حاصل ہو۔ جو دنیا کے امن کی شاہراہ دل ...

ہندوستان اور ارجنٹائن کے درمیان

پٹ سن کا معاہدہ

لنڈن ۲۱ دسمبر۔ ہندوستان کی حکومت نے حال ہی میں ارجنٹائن سے غلہ کے بدلہ میں پچاس ہزار ٹن پٹ سن دینے کا جو معاہدہ کیا ہے۔ اس کے اثرات پر پٹ سن کے بڑے خریدار امریکہ اور برطانیہ غور کر رہے ہیں۔ امریکہ پٹ سن کے جس قسم کی کھپت تھی۔ اس کی قیمتیں بڑھ گئی ہیں۔ اور مال کمیاب ہے۔ اور آئندہ مارچ تک بعض قسم کے ہیسین کا برطانیہ جانا روک دیا گیا ہے۔

"فنانشل ٹائمز" کے ڈنڈی کے نامہ نگار کا کہنا ہے۔ کہ برطانیہ کے خریداروں کو مستقبل میں "سپلائی" کے متعلق "اندیشہ ہو گیا ہے"۔ اور مقامی طور پر تیار کئے ہوئے ہیسین کے متعلق دریافت کیا جا رہا ہے۔ اس فصل میں برطانیہ کے خام پٹ سن کی سپلائی کی پوزیشن اب تک مشتبہ ہے۔ بڑھی ہوئی قیمتوں کی وجہ سے کلکتہ اور چاٹگام سے برآمد کے لئے خریداری کی رفتار سست ہے۔ لیکن کاتنے والوں اور تیار کرنے والوں کو اپنا سوت اور کپڑا فروخت کرنے میں کوئی دقت نہیں ہو رہی ہے۔

(رائٹر)

شام کے آئین میں تبدیلی کی جائے گی

واشنگٹن ۲۱ دسمبر۔ شام کے نئے انقلاب کے لیڈر ادیب شیشکلی نے اشارۃً بتایا کہ ملک میں دستوری تبدیلی کرنے کی بالکل نیت نہیں تھی۔ یہ تحریک محض ایک گھریلو معاملہ تھا اور اسے انقلاب نہیں سمجھنا چاہیئے۔ ادیب شیشکلی نے جمہوری حکومت سے اپنی وفاداری اور شام کی آزادی کی خواہش کا اظہار کیا۔ معزول شدہ چیف آف سٹاف کرنل سمیع حنّاوی کے ساتھ حسنی زعیم کی حکومت کا خاتمہ کرنے میں شیشکلی نے تعاون کیا تھا) کو فوج کی حفاظت کے خلاف سازش کرنے کے الزام میں جلاوطن کر دیا گیا ہے ان پر قوم اور جمہوری حکومت کے خلاف کسی سازش کا الزام ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ صدر ہاشم الاتاسی موجودہ وزیر مالیات خالد العظم کو نئی کابینہ بنانے کی ہدایت کر رہے ہیں۔ (رائٹر)

کالج کے طلباء کیلئے

لاہور ۲۱ دسمبر۔ تعلیم الاسلام کالج کے طلبا کے لئے کالج کیلئے تمام احمدی طلباء ۲۳ تاریخ تک ربوہ پہنچ جائیں۔ اور دفتر ناظم جلسہ سالانہ میں رپورٹ کریں اور اپنی ڈیوٹی معلوم کر کے اپنے فرائض سنبھال لیں۔ پرنسپل تعلیم الاسلام کالج لاہور

احمدی تاجر اور صناع توجہ کریں

دفتر تجارت وصنعت کے قیام کی غرض یہ ہے کہ احمدیوں میں تجارت وصنعت کو فروغ دیا جائے۔ احباب جماعت کی تجارتی مشکلات کو دور کیا جائے اور ان کے واسطے ایسی آسانیاں پیدا کی جائیں۔ جن کی وجہ سے ان کی تجارت کو فروغ حاصل ہو۔

مندرجہ بالا مقاصد کے پیش نظر ضرورت ہے کہ تمام احمدی تجار وصناع اپنے کاروبار کو ہمارے پاس رجسٹرڈ کروائیں اور اپنی مشکلات اور ضروریات ہمارے پاس لائیں تا ہم انہیں حل کرنے کی کوشش کریں۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر دفتر تجارت ربوہ میں بھی کھلیگا۔ وہ احباب جو تجارتی امور کے بارہ میں ہم سے مشورہ کرنا چاہیں ان کے لئے موقعہ ہے کہ اس موقعہ سے فائدہ اٹھائیں۔ انشاء اللہ آپ کی ہر ممکن مدد کی جائے گی۔

وکیل التجارۃ جودھامل بلڈنگ۔ لاہور